International Journal of Islamic Studies & Culture *ISSN-2709-3905*
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192 *PISSN2709-3891*
(Volume.4, Issue.2 (2024)
(April-June)

The Causes, Effects and Reasons of Environmental changes in the light of the Hadiths of the Prophet ﷺ

م احولیاتی تبدیلیوں کے اسباب، اثرات وسدباب احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

Mishal Ishfaq
MPhil Scholar, Department of Islamic studies, The Islamia University of Bahawalpur
Dr. Sajila Kausar
Associate Professor, Chairperson Department of World Religions and Interfaith harmony, The Islamia University of Bahawalpur

Abstract
"Environment" is an integral part of human being and "human" is an integral part of environment. Man, as the caliph of the earth, is responsible for the right and wrong of all earthly creatures. Because Allah Almighty has made man the Ashraf al-Makhluqat and has blessed him with wealth such as consciousness, feeling and intellect. From the earth to the atmosphere, the desert. All the blessings and treasures of God from to the sea have been created for man. The status and importance of environment in every sphere of life is clear. Climate change is one of the most important and serious problems facing the world today. With the advancement of science and technology, a great change is taking place in the environment. While on the one hand man has made immense progress in the field of science and technology and made his lifestyle much better and easier than in the past with various inventions and very useful discoveries, on the other hand these human efforts to improve the quality of life. It has caused very terrible and dangerous effects on the natural environment. Due to which there have been undesirable and inappropriate changes in the physical, chemical and biological properties of air, water and land. Is. Now it is necessary that if Muslims are to be awakened for the protection of the environment, then the Islamic scholars of today should make people aware of the Qur'anic orders and Prophet (PBUH) and the which are related to the importance and protection of the environment.
Keywords:"Environment, integral, Ashraf al-Makhluqat, sphere.

تمہید

ماحول''انسان کالازمی جزوہے اور''انسان''ماحول کا۔ انسان بحیثیت خلیفہ ارض تمام مخلوقات ارضی کے صحیح وغلط کاذمہ دار ہے۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کواشرف المخلوقات بنایاہے اوراس کو شعور،احساس وعقل جیسی دولت سے نوازا ہے۔زمین سے لے کے فضاتک، صحراء سے سمندر تک خدا کی جتنی نعمتیں موجود ہیں وہ انسان کے لئے پیدا کی گئ ہیں ۔ زندگی کے ہر شعبہ میں ماحول کی حیثیت اور اہمیت واضح ہے۔ آج کل دنیا کو درپیش مسائل میں سب سے اہم اور سنگین مسئلہ ماحولیاتی تبدیلی ہے۔سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی بدولت ماحول میں بہت بڑی تبدیلی رونماہو رہی ہے۔ جہاں ایک طرف انسان نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بے پناہ ترقی کی ہے اور مختلف ایجادات اور انتہائی مفید دریافتوں سے اپنی طرز زندگی کو ماضی کے مقابلے میں بہت بہتر اور آسان بنالیا، تو دوسری طرف معیار زندگی کو بہتر بنانے کی کوششوں نے قدرتی ماحول پر انتہائی بھیانک اور خطرناک اثرات مرتب کیے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہوا، پانی اور زمین کے طبعی، کیمیائی اور حیاتیاتی خصوصیات میں ناپسندیدہ اور نامناسب تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہیں جیسا کہڈسپوزایبل چیزوں کے استعمال کا بڑھتاٹرینڈز اور سائنسی ترقی کی بدولت زمین کے درجہ حرارت میں نقصان دہ حد تک اضافہ ہو گیا

ہے۔اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اگر مسلمانوں کو ماحول کے تحفظ کے لیے بیدار کرنا ہے، تو دورِ حاضر کے علماے اسلام کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو ان قرآنی احکامات سے اور اسوہ رسول ﷺ سے آگاہ کریں جن کا تعلق ماحول کی اہمیت اور تحفظ سے ہے

ماحول کی ضرورت واہمیت

ماحول قدرت کا وہ انمول عطیہ ہے جس کی نظیر نہیں ملتی اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ہوا، پانی، مٹی، سورج اور زمین وغیرہ کو مسخر کر دیا ہے۔صاف ستھرا ماحول زمین پر زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے نہایت اہم ہے۔ماحولیات کو قدرتی توازن سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔انسان اپنی ضروریات پوری کرتے ہوئے فطرت سے فائدہ اٹھاتا ہے ماحول کی اہمیت اور اس کی ضرورت مسلم ہے ماحول پر نہ صرف تمام انسانوں، جانوروں اور نباتات بلکہ دیگر عناصر کائنات کا بھی پورا پورا انحصار ہے۔ماحول کے تمام اجزا ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں اور ان تمام عناصر کا انحصار ایک دوسرے پر ہے۔ بالخصوص انسان کی تہذیب و تمدن کے لیے جو بھی وسائل ضروری ہیں وہ سب وسائل قدرت کی صورت میں ماحول ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔اس لیے ماحول کو ایک خاص اہمیت اور وقعت حاصل ہے۔عناصر ماحول انسان کے آرام و آسائش کا ذریعہ ہیں اور کائنات کی تمام چیزیں انسان کے آرام و سکون اور اس کے فائدے کے لیے بنائی ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ و الْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا"[1]

"یقیناً ہم نے اولادِ آدم کو بڑی عزت دی اور انھیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انھیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دی اور اپنی بہت سی مخلوق پر انھیں فضیلت عطا فرمائی"

کائنات میں اعتدال اور توازن:

تمام کائنات کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص اعتدال اور توازن کے ساتھ بنایا ہے۔یہ امتیازی خصوصیات صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ وہ اس اعتدال، توازن اور کائنات کی اس قدرتی ترتیب کو برقرار رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔

ابتدا میں انسان کے پاس ماحولیاتی وسائل کا وافر مقدار میں ذخیرہ تھا پھر بعد میں وہ اسے غیر ضروری استعمال سے ضائع کرتے چلے گئے بڑھتی ہوئی آبادی اور حصول آسائش کی خاطر جنگلات کی کٹائی، زرخیز زمین کو ویران کرنا اور جانوروں کا قتل عام کیا گیا زرخیز زمین کی جگہ رہائشی جگہ کی تعمیرات کا آغاز ہو گیا جس کی وجہ سے قدرتی وسائل ناپید ہوتے چلے گئے قدرتی ماحول زمین پر زندگی کی بقا کے لیے بہت ضروری ہے قدرتی ماحول سے مراد ہوا، پانی کی غرض یہ کہ ضروریات زندگی کی تمام چیزیں جو ملاوٹ سے پاک ہوں۔ہوا سانس لینے کے لیے صاف ہو، پینے کے لیے شفاف پانی اور ملاوٹ سے پاک غذا ایک صحت مند زندگی کے لیے بہت اہم ہے۔

قدرتی ماحول کی اہمیت:

قدرتی ماحول میں غیر مناسب تبدیلی زندگی کی بقا کے لیے خطرناک ثابت ہو رہی ہے۔دھواں سے آلودہ ہوا، گندہ پانی اور ملاوٹ شدہ غذا انسانی صحت کے لیے مضر ہے۔

اس وقت "ماحولیاتی تبدیلیوں کے باعث ہونے والی ماحولیاتی آلودگی عالمی نوعیت کا مسئلہ اختیار کر چکی ہے کارخانوں اور گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں، کوڑا کرکٹ، گندہ پانی، گاڑیوں اور ہوائی جہاز وغیرہ کا شور غرض یہ کہ سب ماحول کی آلودگی کے اسباب ہیں. اللہ کی عطاء کردہ نعمتوں کی ناقدری ہے۔اسلام وہ واحد دین ہے جس نے انسان کی ہر معاملے میں رہنمائی کی ہے اسلام میں طہارت و پاکیزگی پر بہت زور دیا گیا ہے جسم اور روح کی صفائی کے ساتھ اس میں ماحول کی صفائی بھی شامل ہے۔انسان جس ماحول میں

[1] بنی اسرائیل ۱۷: ۷۰

International Journal of Islamic Studies & Culture ISSN-2709-3905
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192 PISSN2709-3891
(Volume.4, Issue.2 (2024)
(April-June)

رہتاہے اسکو، صاف ستھرا رکھنا ضروری ہے طہارت وپاکیزگی کے بغیر عبادت میں بھی قبول نہیں ہوتی نماز جیسی اہم عبادت کے لیے جسم جگہ اور لباس ک پاک وصاف ہونا ضروری ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا:

"لايَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً إِلَّا بِطُهُورٍ، وَلَا يَقْبَلُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ"[2]

ترجمہ:"اللہ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتا اور نہ ہی چوری کیے ہوئے مال میں سے صدقہ قبول فرماتا ہے"۔

انسان جس ماحول میں رہتاہے اگر وہ آلودہ ہوگا تو اس آلودگی کے اثرات اس کے ذہن پر بھی مرتب ہوں گے۔

جب انسان کا ذہن آلودہ ہو جائے تو وہ بری سوچ کا مالک بن جاتاہے جس سے اسلام نے منع فرمایاہے۔نبی اکرم ﷺ نے صفائی وپاکیزگی کو ایمان کا لازمی حصہ قرار دیاہے۔

ماحول کی سماجی اہمیت:

ماحول اور سماج کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔لفظسماج سنسکرت زبان کا لفظ ہیں جس کے معنی ہیں اکھٹا یا مل جل کر ایک ساتھ رہنا اور آج کے معنی ہیں متحد رہنا۔یعنی سماج کے لغوی معنی ہیں آپس میں ایک ساتھ مل جل کر رہنا۔اس اعتبار سے جس جگہ افراد جمع ہو جاتے ہیں، یا آپس میں مل بیٹھتے ہیں وہیں سماج بن جاتاہے۔[3]

طرح طرح کے سماجی عوامل مل کر سماجی ماحول(social ecology)کو تشکیل دیتے ہیں۔جو انسانوں کے لیے فائدہ منداور سماجی ماحول کے لیے بہترین ثابت ہوتے ہیں ۔جیسے کہ :پودے لگانے کی سماجی مہم چلائی جو کے کامیاب ثابت ہوئی سماج اور ماحول کے لیے۔دین اسلام میں بھیسماجی تحفظ کے موضوع پر صفائی، شجرکاری اور زراعت میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں تاکہ وہ خوراک میں خود کفالت کے علاوہ سفر وحضر میں درختوں سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں اور دیگر حیوانات کو بھی ان سے فائدہ پہنچ سکے۔

ماحول کی نفسیاتی اہمیت:

ماحول اور نفسیات کا تعلق بہت اہم ہے۔نفسیات کی خوبصورتیہ ہے کہ یہ ہر شعبے میں متعلقہ ہے جسے آپ ڈھونڈ سکتے ہیں،اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ہر جگہ موجود ہیں! جہاں بھی انسان ہے، وہاں کوئی نہ کوئی ایسی چیز ہے جو نفسیات کے کاموں سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔یہ خاص طور پر اس صورت میں بھی مفید ہے جب کوئی شخص کیریئر یا کام کے شعبوں کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کرتاہے، کیوں کہ نفسیات بہت ساری قابل منتقلی مہارتیں پیش کرتی ہے جو کہ وہ جہاں بھی جائیں اس کے لیے فائدہ مند ہو سکتی ہیں۔جیسے کے پودے لگانا۔پودے لگانے سے ماحول سر سبز اور خوشگوار ہو جاتاہے۔

ماحولیاتی تبدیلیوں کے اسباب واثرات:

اسباب:

بنی نوع انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا گیا اس وجہ سے انسان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ ماحول کی حفاظت کرے کیوں کہ کوئی دوسری مخلوق یہ کام سر انجام نہیں دے سکتی یہ ذمہ داری انسان کو سونپی گئی ہے اور انسان نے قدرتی وسائل میں ناجائز تصرف کرکے اپنی ہلاکت کا سامان خود فراہم کیا ہے اللہ نے قرآن میں ان لوگوں کی مذمت فرمائی جو زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔ [4]

---

[2]:سنن ابن ماجہ، كِتَاب الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا بَابُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ، رقم الحدیث:۲۷۱

[3] https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%B3%D9%85%D8%A7%D8%AC

[4]۔ الروم ۳۰:۹

International Journal of Islamic Studies & Culture ISSN-2709-3905
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192 PISSN2709-3891
(Volume.4, Issue.2 (2024)
(April-June)

ترجمہ: "پھر اللہ ان پر ظلم کرنے والانہ تھا مگر وہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں"۔ کائنات میں انسان کے علاوہ بے شمار جان دار چیز میں رہتی ہیں یہ سب اپنے ارد گرد چیزوں کو استعمال کرتی ہیں لیکن قدرت نے کائنات میں بگاڑ کا ذمہ دار صرف انسان کو ٹھہرایا ہے اس کی اصل وجہ انسان کی وہ صلاحیتیں ہیں جو دوسری مخلوق میں نہیں پائی جاتیں مثلاً سوچنے، بولنے اور منصوبہ بندی کی استعداد وغیرہ انسان اپنی اغراض کے لیے جان دار اور بے جان چیزوں کو استعمال کر رہا ہے جس کے نتیجے میں ماحول اور قدرتی وسائل مختلف قسم کے خطرات سے دوچار ہیں۔ مثلاً ترقی یافتہ ممالک کی بے اعتدالیاں، خوراک کو محفوظ کرنے والی دواوں کا چھڑکاؤ، پلاسٹک میٹریل کا بڑھتا ہوا استعمال، صنعتی کارخانوں اور اسلحہ ساز فیکٹریوں کے فضلات۔ ٹریفک کا بحران اور ان سے نکلتا ہوا دھواں، جنگلات اور باغات کا صفایا۔

اثرات:

انسان اور قدرتی دنیا کا ابتدا سے ہی ایک گہرا تعلق قائم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر قدرتی ماحول نے انسان پر اپنے گہرے اثرات مرتب کیے ہیں، تو انسان نے بھی قدرتی ماحول کو بہت حد تک متاثر کیا ہے، اگر ہم چند اثرات کا بغور جائزہ لیں۔ مثلاً موسم گرما میں پر تشدد جرائم کی شرح، تیزابی بارش کے ماحول پر مضر اثرات، زیرزمین آلودہ پانی کے اثرات، دھویں کے مضر اثرات، زرعی رقبہ پر رہائشی آبادیوں کا پھیلاؤ، گلیشئرز کے پگھلنے کے اثرات وغیرہ۔

ماحول میں تبدیلیوں کا سدباب حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے تمام پہلوانسانوں کی دینی، دنیاوی اور اخروی کامیابی کی ضمانت فراہم کرتا ہے نبی کریم ﷺ نے سماج کے لیے ہر پہلو کے حوالے سے تعلیمات پیش کی ہیں۔ ساتھ ہی آپ ﷺ نے سماج اور ماحول کے ظاہر و باطنی خدوخال بہتر سے بہتر بنانے کے لئے بھی اصول واضع کیے ہیں جس کو ہم ماحول کا حسن بھی کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح ماحولیاتی تبدیلیوں کے سبب پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی سے متعلق بھی آپ ﷺ کی تعلیمات ہمارے لیے ہر دور میں ہر عالمی مسئلے کا حل ہے۔ آپ ﷺ نے ماحولیاتی آتبدیلیوں کے سبب پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کی تدابیر کے لئے اہم اقدامات پیش کیے ہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں اس مسئلے سے نجات حاصل کرنے کے لئے صفائی کی ترغیب دی ہے اسی طرح آپ ﷺ نے بھی صفائی کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ اس کو نصف ایمان قرار دیا ہے

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"الطهور شطر الإيمان"۔ [5]

"پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔"

نبی کریم ﷺ کی تعلیمات نے انسانی جسم سے لے کر معاشرے کے کونے کونے تک ہر چیز کو پاک اور صاف رکھنے کی تاکید کی ہے، انسانی جسم کو صاف رکھنے کے لئے وضو اور غسل کا حکم دیا گیا ہے، صرف جسم ہی نہیں بلکہ جسم کے ہر ہر عضو کی صفائی کا حکم دیا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً إِلَّا بِطُهُورٍ" [6]

"اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا ہے۔"

طہارت نماز کی کنجی ہے۔ اور نماز جنت کی کنجی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان لوگوں کی متعدد مقامات پر تعریف کی ہے جو صفائی کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ اس صفائی کی وجہ سے اللہ ان سے محبت بھی کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

5۔ مسند احمد، باب حدیث ابی مالک الأشعري، رقم: ۲۲۹۰۲

6۔ سنن ابن ماجہ: كِتَابُ الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا (بَابُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ) حدیث ۲۷۲

"لَّمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ". [7]

"جو مسجد اول روز سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی، وہی اس کے لیے زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں عبادت کرو۔اس میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پاک صاف رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ طہارت اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

"لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ، أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا"[8]

"ہر مسلمان پر اللہ کا حق ہے کہ سات دنوں میں ایک ایسا دن ہو کہ جس میں وہ اپنے سر اور بدن کو غسل دے۔"

غسل کے حکم کے ساتھ ساتھ مختلف اعضاء کی صفائی ستھرائی کی بھی تلقین کی ہے۔ مثلاًانسان کے منہ سے بدبو کئی لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے تو نبی کریم ﷺ نے دانتوں کو صاف رکھنے کے لئے مسواک کا حکم دیا ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔"[9]

"مسواک منہ کی پاکیزگی اور پروردگار کی خوشنودی کا سبب ہے۔"

ایک اور جگہ فرمان نبی ﷺ اس طرح سے ہے۔

"لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلاَةٍ ۔"[10]

"اگر میرا یہ حکم امت پر گراں نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے (دانتوں کی صفائی) کا حکم دیتا"۔

اسی طرح بالوں کی صفائی کا حکم اس انداز میں بیان کیا ہے:

"مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ۔ "[11]

"جس کسی کے بال ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ ان کی دیکھ بھال کرے۔"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور ان کی نگاہ ایک ایسے شخص پر پڑی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ماَ كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ "۔ [12]

"کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملتی، جس سے یہ اپنے بال سنوار لے؟"

ان احادیث کو پڑھ کر کوئی بھی شخص باخوبی سمجھ سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سخت ناپسند تھی کہ انسان اس حالت میں رہے کہ اس کے بال بے ترتیب اور بکھرے ہوئے ہوں اور اس کے کپڑے گندے ہوں۔

7۔ التوبہ ۹:۱۰۸

8۔ محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجمعہ بَابُ هَلْ عَلَى مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الجُمُعَةَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ؟ رقم الحدیث:۸۹۸

9۔ مسند احمد، مسند ابي بكر الصديق رضي الله عنه، رقم:۷

10۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجمعہ ،بَاب السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ؟ رقم الحدیث:۸۸۷

11۔ سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، كِتَابُ التَّرَجُّلِ ، بَابٌ فِي إِصْلَاحِ الشَّعَرِ حدیث:۴۱۶۳

12۔ سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، كِتَابُ اللِّبَاسِ، بَابٌ فِي غَسْلِ الثَّوْبِ وَفِي الْخُلْقَانِ حدیث:۴۰۶۲

مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے جسم اور اپنے لباس کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھا کرے میلا کچیلا رہنا اور بالوں کو نہ سنوارنا نازیبا ہے نہ سادگی بلکہ جہالت اور غفلت کی علامت ہے جو کسی باوقار مسلمان کے لائق نہیں۔اسلام انتہائی صاف ستھرا دین ہے اور اپنے پیروکاروں سے بھی صفائی کا تقاضا کرتا ہے نیز اللہ تعالی جمیل ہے اور جمال ہی کو پسند فرماتا ہے،رسول کا ارشاد گرامی ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالی حسین و جمیل ہے اور جمال یعنی حسن و خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَنَظِّفُوا "أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ وَلاَ تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ"۔ 13

اللہ طیّب (پاک) ہے اور پاکی (صفائی و ستھرائی) کو پسند کرتا ہے۔اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند کرتا ہے۔اور اللہ سخی و فیاض ہے اور جود و سخا کو پسند کرتا ہے، تو اپنے گھروں کے صحنوں اور گھروں کے سامنے کے میدانوں کو، صاف رکھو۔اور یہود سے مشابہت نہ اختیار کرو'۔(غالباًاس زمانے میں یہودی اپنے گھروں کو گندا رکھتے ہوں گے)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر سے باہر سڑکوں کی صفائی کا بھی حکم دیا ہے۔اور اس بات سے سختی سے منع کیا ہے کہ لوگ راستوں اور دیواروں کے سایہ میں پیشاب یا پاخانہ نہ کریں۔

حدیث نبوی ﷺ ہے:

"اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ»قَالُوا: وَمَااللَّعَّانَانِيَارَسُولَاللهِ؟قَالَ: «الَّذِييَتَخَلَّىفِيطَرِيقِالنَّاسِ، أَوْ فِي ظِلِّهِمْ۔"14

سخت لعنت والے وہ دو کام کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا:"جو انسان لوگوں کی گزر گاہ میں یا ان کی سایہ دار جگہ میں (جہاں وہ آرام کرتے ہیں) قضائے حاجت کرتا ہے (لوگ ان دونوں کاموں پر اس کو سخت برا بھلا کہتے ہیں۔"

اسی طرح آپ ﷺ نے کھانے پینے کی چیزوں میں صفائی ستھرائی کی تلقین بھی فرمائی:

"أَطْفِئُوا المَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ، وَغَلِّقُوا الأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا الأَسْقِيَةَ، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ۔"15

جب رات میں سونے لگو تو چراغ بجھا دیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو اور مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دیا کرو۔

آنحضرت ﷺ کے ارشادات کو مد نظر رکھنے سے ہمیں ماحولیات سے متعلق بہت سی چیزیں معلوم ہو جاتی ہیں۔انسان کے ارد گرد کی چیزیں، لوگ، چرند پرند، نہریں، درخت، بیل بوٹے عمارتیں اور وہ تمام چیزیں، جو انسان استعمال میں لائے خواہ نہ لائے، وہ ملکر انسان کا ماحول بناتی ہیں۔جب تک یہ سب چیزیں فطرتی اصولوں کے موافق باقی رہینگی اور مناسب انداز میں ان سے استفادہ کیا جائے گا تو انسانی ماحول بہتر انداز پر قائم رہے گا۔لیکن اگر ان تمام چیزوں کو فطری اصولوں کے بر خلاف استعمال کیا گیا، اور ہر ایک آدمی "کام نکالو" کی طرز اپنائے گا تو کچھ عرصہ کے بعد انسانی ماحول اپنے فطری حسن کو کھو بیٹھے گا اور اس ماحول میں انسانوں کو بسنے میں بہت کوفت اور گھٹن محسوس ہوگی۔فطرت سلیمہ کے حامل لوگوں کو ایسے ماحول میں رہنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

پانی کو نجاست سے بچانے کا حکم:

انسان پر اللہ تعالی کی نعمتوں کی برسات کا سلسلہ جاری ہے، رب کریم نے ہر لحاظ سے ہمیں نئی نئی نعمتوں سے نوازا ہے۔للہ تعالی کی انہی نعمتوں میں سے ایک پانی بھی ہے۔پانی پر انسانی حیات کا دار و مدار ہے، روئے زمین پر سلسلہ حیات کا آغاز پانی ہی کے ذریعے فرمایا گیا۔پر اللہ تعالی نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا، ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو پیٹ

13-جامع ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن سورہ بن شداد، بَاب مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِحدیث:۲۷۹۹

14-ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، صحیح مسلم،كِتَابُ الطَّهَارَةِ ، بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ وَغَيْرِهِ،حدیث:۶۱۸

15- محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح،كِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ ،بَابُ إِغْلاَقِ الأَبْوَابِ بِاللَّيْلِحدیث:۶۲۹۶

کے بل رینگتے ہیں، بہت سے ایسے ہیں جو دو پیروں پر چلتے ہیں اور بہت سے چار پیروں پر پانی دراصل خدا کی رحمت ہے، یہ رحمت آسمان سے بھی برستی ہے اور زمین میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں اسے رحمت سے تعبیر کرتے ہوئے رب کائنات نے فرمایا:

"وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرً " ۔[16]

ترجمہ: "اور ہم نے ہی آسمان سے صاف ستھرا پانی اتارا ہے۔"

پانی پر تمام جان داروں کی زندگی کا دارومدار ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے آلودہ کرنے نے پانی کو آلودہ کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ آپ کی تعلیم ہے کہ ٹھہرے اور بہتے ہوئے، دونوں قسم کے پانی میں پیشاب اور پاخانہ نہ کیا جائے، کیوں کہ وہ پانی کو آلودہ کر کے کالرا، ٹائیفائڈ، سوزش جگر اور ورم معدہ جیسے بہت سے امراض کا سبب بنتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ والظل "[17]

"دو تین لعنت کا سبب بننے والی جگہوں سے بچو: پانی کے گھاٹ پر، راستہ میں اور سایہ دار جگہوں پر پاخانہ کرنے سے۔"

آپ ﷺ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے:

"لَا يَبولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مستحمه ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ" ۔[18]

"تم میں سے کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے۔"

طبّی اعتبار سے پانی میں پیشاب کرنے یا اس میں گندگی ڈالنے سے بلہارزیا بیماری کے جراثیم پھیل جاتے ہیں۔ پھر وہ مختلف مراحل سے گزر کر دم دار جرثومہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور جب کسی انسانی جسم میں داخل ہوتے ہیں تو سوزش جگر بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

ہر قسم کے جان دار کو اپنا وجود برقرار رکھنے کے لیے پانی پر انحصار کرنا پڑتا ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ قرآن میں اس نعمت خداوندی پر تفصیل سے اظہار خیال کیا گیا ہے۔ پانی کے حیاتی پہلوؤں کے ساتھ اس کی سماجی اور مذہبی حیثیت بھی مسلم ہے، کیوں کہ یہ طہارت حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اسلام میں کسی بھی قسم کی بدنی عبادت جسم اور لباس کی پاکی کے بغیر ادا نہیں کی جاسکتی۔ پانی کی حفاظت کا قدرتی نظام جس قدر مضبوط اور یقینی ہے کیوں کہ روئے زمین پر موجود پانی کا محض چار (۴) فی صد حصہ ہی قابل استعمال ہے، باقی چھیانوے (۹۶) فی صد حصہ سمندروں کی شکل میں کلی طور پر نمکین ذائقہ رکھتا ہے۔ جسے استعمال کرنی عام طور پر آسان نہیں۔

اللہ تعالی نے میٹھے پانی کا ذخیرہ ہمارے لیے محفوظ کر دیا ہے۔ اب ہماری ذمے داری ہے کہ ہم اس کی حفاظت کریں اور اسے آلودہ ہونے سے بچائیں۔ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ نے بہت واضح ہدایات فرمائی ہیں۔ شریعت میں نہ صرف پانی کو محفوظ اور صاف رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے، بلکہ اس کے بے جا غیر ضروری استعمال سے بھی منع کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے شریعت میں عمومی و خصوصی ہر دو قسم کے احکام موجود ہیں۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے:

"وَّكُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ"۔[19]

"اور کھاؤ پیو اور بے جا خرچ نہ کرو، اللہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اس کی قدرے تفصیل حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی اس تصریح میں ملتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

---

[16]۔ الفرقان ۲۵:۴۸

[17]۔ سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، كِتَابُ الطهارة باب المواضع النبی عن البول فيها حدیث رقم: ۲۶

[18]۔ سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، كِتَابُ الطهارة باب فی البول فی المستحم حدیث رقم: ۲۷

[19]۔ الاعراف 7:۳۱

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هَذَا السَّرَفُ فَقَالَ أَفِي الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ۔"[20]

"ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس سے گزرے۔ وہ وضو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیوں پانی بہا رہے ہو؟ انھوں نے عرض کیا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ تم جاری نہر پر (بھی وضو کر رہے) ہو تب بھی احتیاط برتو"۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نعمت کو بھی سنبھال کر استعمال کریں، اسراف اور ضیاع سے گریز کریں۔ پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بہتے دریا کے کنارے وضو کرتے ہوئے تین کے بجائے چار یا چھ بار ہاتھ، پاؤں دھو بھی لے تو کیا مضائقہ ہے؟ پانی تو لوٹ کر واپس وہیں دریا میں ہی جائے گا۔ دراصل نبی کریم ﷺ ذہنی ساخت تبدیل فرما رہے تھے، اور تربیت فرما رہے تھے۔ اگر کسی شخص کو بہتے دریا پر وضو کرتے ہوئے اسراف کی عادت بن جائے تو کم پانی کی موجودگی میں بھی اس سے عادتاً اسراف ہی سرزد ہوگا، جو ماحول کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگا۔ اس لیے اس بات مرحلہ اول میں ہی روک دیا جائے۔

شجرکاری کی اہمیت

شجرکاری سے مراد ہے درخت لگانا درخت ماحول کو درست رکھنے اور خوب صورتی بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ہمیں صاف ہوا فراہم کرتے ہیں۔ طوفانوں کا زور کم کرتے ہیں۔ آبی کٹاؤ کو روکتے ہیں، آب و ہوا کے توازن کو برقرار رکھتے ہیں اور آکسیجن فراہم کرتے ہیں۔ ایک درخت 36 ننھے بچوں کو آکسیجن فراہم کرتا ہے اور دو پورے خاندانوں کو 10 درخت ایک ٹن ائیر کنڈیشنر جتنی ٹھنڈک مہیا کرتے ہیں۔ یہ درجہ حرارت کو بھی اعتدال و توازن بخشتے ہیں۔ شجرکاری ہر دور میں تحفظ ماحولیات کے لیے کلیدی کردار کی حامل رہی ہے اور ہمیشہ رہے گی، قدیم زمانے میں جب انسان کے پاس گھر نہیں تھا تو اس نے درخت کے سایے کو اپنا بسیرا بنایا، جب وہ بھوکا مرتا تھا تو درخت کے پھل ہی تھے جو اسے غذا فراہم کرتے تھے، آج بھی انسان درخت کے ذریعہ بہت سے کام لیتا ہے، لکڑیاں، گوند، شہد وغیرہ درختوں ہی سے حاصل ہوتے ہیں، جس طرح انسان درخت سے استفادہ کرتا ہے پرندے اور دوسرے جانور بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، تقریباً سارے ہی پرندے درخت پر گھونسلہ بناتے ہیں، سبزی خور پرندے اور جانور اپنی غذا درخت سے ہی حاصل کرتے ہیں، اس طرح درخت انسان کے لیے ہی نہیں پرندوں اور جانوروں کے لیے بھی مفید ہیں، درخت جہاں دنیا بھر کے جانداروں کو چھاؤں مہیا کرتے ہیں، وہیں ان کی خوشبو سے زمانہ مہکتا ہے، رنگ برنگے درخت کبھی ریگستان کو نخلستان میں بدل دیتے ہیں تو کبھی جنگل میں منگل کا سماں پیدا کرتے ہیں، نیز درختوں پر بسنے والے پرندوں کی چہچہاہٹ بھی ماحول کو خوش گوار کر دیتی ہے۔

احادیث میں بھی شجرکاری کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ ہم سب درخت لگانے کے ماحولیاتی فوائد کو جانتے ہیں جیسے ہوا اور پانی کے معیار کو بہتر بنانا، اوزون کی تہہ کی حفاظت کرنا اور درجہ حرارت کو کنٹرول کرنا لیکن یہ بھی تصور کریں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس صدقۂ جاریہ پر کتنے انعامات ملیں گے اور کتنی نسلیں اس سے مستفید ہوں گی۔ ہم سب درخت لگانے کے ماحولیاتی فوائد کو جانتے ہیں جیسے ہوا اور پانی کے معیار کو بہتر بنانا، اوزون کی تہہ کی حفاظت کرنا اور درجہ حرارت کو کنٹرول کرنا لیکن یہ بھی تصور کریں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس صدقۂ جاریہ پر کتنے انعامات ملیں گے اور کتنی نسلیں اس سے مستفید ہوں گی۔

ہم سب درخت لگانے کے ماحولیاتی فوائد کو جانتے ہیں جیسے ہوا اور پانی کے معیار کو بہتر بنانا، اوزون کی تہہ کی حفاظت کرنا اور درجہ حرارت کو کنٹرول کرنا لیکن یہ بھی تصور کریں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس صدقۂ جاریہ پر کتنے انعامات ملیں گے اور کتنی نسلیں اس سے مستفید ہوں گی۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ "۔ [21]

20۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، السنن ابن ماجہ، كِتَابُ الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا ،بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَصْدِ فِي الْوُضُوءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّعَدِّي فِيهِ، رقم الحدیث: ۴۲۵

21۔ ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، صحیح مسلم، كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ ، بَابُ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ ، رقم الحدیث: ۳۹۷۱

"جو بھی مسلمان کوئی درخت لگائے گا اور اس سے کچھ کھالیا جائے گا وہ اس کے لیے صدقہ ہو جائے گا۔ جو چوری کر لیا جائے گا وہ اس کے لیے صدقہ ہو جائے گا۔ جو کچھ اس سے جانور کھالیں گے وہ صدقہ ہو جائے گا۔ جو کچھ اس سے پرندے کھالیں گے وہ صدقہ ہو جائے گا۔ جو کچھ اس میں سے کوئی کمی کرے گا وہ اس درخت لگانے والے کے حق میں صدقہ ہو گا۔"

ہم سب درخت لگانے کے ماحولیاتی فوائد کو جانتے ہیں جیسے ہوا اور پانی کے معیار کو بہتر بنانا، اوزون کی تہہ کی حفاظت کرنا اور درجہ حرارت کو کنڑول کرنا لیکن یہ بھی تصور کریں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس صدقۂ جاریہ پر کتنے انعامات ملیں گے اور کتنی نسلیں اس سے مستفید ہوں گی۔

ایک اور اسلوب سے آپ نے شجر کاری کی ترغیب دی ہے۔

آپ نے فرمایا:

"دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا، فَقَالَ: «يَاأُمَّمَعْبَدٍ،مَنْغَرَسَهَذَاالنَّخْلَ؟أَمُسْلِمٌأَمْكَافِرٌ؟»فَقَالَتْ: بَلْمُسْلِمٌ،قَالَ: «فَلَايَغْرِسُالْمُسْلِمُغَرْسًا،فَيَأْكُلَمِنْهُإِنْسَانٌ،وَلَادَابَّةٌ،وَلَاطَيْرٌ،إِلَّاكَانَلَهُ صَدَقَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔"[22]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام معبد رضی اللہ عنہا (خلیدہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ، ان کی دوسری کنیت ام مبشر بھی تھی) کے پاس باغ میں تشریف لے گئے تو آپ نے پوچھا: "ام معبد! یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے ہیں، کسی مسلمان نے یا کافر نے؟" انہوں نے عرض کی کہ مسلمان نے۔ آپ نے فرمایا: "جو بھی مسلمان درخت لگاتا ہے، پھر اس میں سے کوئی انسان، چوپایہ اور پرندہ نہیں کھاتا مگر وہ اس کے لیے قیامت کے دن تک صدقہ ہوتا ہے۔

بنجر زمین:

رسول اللہ ﷺ نے ہر اس شخص کے لیے اجر کا وعدہ فرمایا ہے جو بنجر زمین پر فصل اگائے۔ آپ نے فرمایا:

" مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ۔ "[23]

جس کسی نے مردہ زمین کو زندہ کیا اس کے لیے اس میں اجر ہے"۔

مذہب اسلام نے درختوں اور پودوں کو لگانے اور ان کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے اور بلا ضرورت کاٹنے، جلانے اور کسی بھی طریقہ سے ان کو نقصان پہنچانے سے منع کیا ہے۔

اسلام کی تعلیمات میں ہوا اور فضا کا تحفظ:

دور حاضر میں مختلف ٹھوس ذرات، فیکٹریوں، کارخانوں اور گاڑیوں کا دھواں، گرد اور مٹی وغیرہ فضا میں شامل ہو کر فضائی آلودگی کا سبب بن رہے ہیں۔ اس آلودگی کی ایک ظاہری شکل جو ہر بڑے شہر میں بالخصوص بسا اوقات دھند کی صورت میں نظر آتا ہے اور فضاء میں ہر وقت چھایا رہتا ہے۔ اسی طرح کیا ایک دھند کی طرف قرآن کریم نے اشارہ کرتے ہوئے اسے قیامت کی ایک نشانی کے طور پر ذکر فرمایا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝[24]

"لہٰذا اس دن کا انتظار کرو جب آسمان ایک واضح دھواں لے کر نمودار ہو گا، جو لوگوں پر چھا جائے گا یہ ایک دردناک عذاب ہے۔"

22۔ ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، صحیح مسلم، كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ، بَابُ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ، رقم الحدیث: ۳۹۷۳

23۔ سنن الدارمی، أبو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل الدارمي من كتاب البيوع باب: من أحيا أرضا ميتة فهي له (حدیث رقم: 2649)

24 الدخان ۴۴: 11.1

آج کے دور میں آلودگی کی وجہ سے فضا میں پھیلنے والا یہ دھند اور دھواں بھی عذاب الٰہی سے کم نہیں جس سے انسانوں کے علاوہ دیگر جانداروں اور پودوں کو بھی شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔

فضاء اور ہوا کو خوشبودار رکھنے کی تعلیم:

خوشبو سے محبت اور بدبودار چیزوں سے نفرت انسانی فطرت میں شامل ہے۔ بدبو سے بچنے کے لیے اسلام نے انسانوں کو پاک صاف رہنے کی تلقین کی ہے اور یہ ہدایت دی ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ ملتے وقت بھی خوشبو لگائی جائے اور ایک دوسرے کو تحفے میں بھی خوشبو دی جائے اور اگر کوئی خوشبو پیش کرے تو اسے رد نہیں کرنا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ [25]

جس کو خوشبودار گھاس یا خوشبودار پھول پیش کیا جائے تو وہ اسے رد نہ کرے کیوں کہ اس کا کوئی بوجھ نہیں لیکن اس کی خوشبو عمدہ اور بہترین ہے۔

زمینی ماحول کا تحفظ حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں:

اسلام نے زمین اور مٹی کے بارے میں انتہائی اور جامع تعلیمات دی ہیں۔ اسلام نے انسان اور مٹی کے درمیان گہرا تعلق قائم کیا ہے اور یہ وضاحت کی ہے کہ زمین کی مٹی سے ہی انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور اسی کی طرف اس کو لوٹایا جائے گا۔ مطلب یہ کہ جس طرح انسان کے لیے اس کی ماں اصل ہوتی ہے اسی طرح اس کے لیے یہ زمین بھی اصل ہے۔ "قرآن کریم میں مختلف مقامات پر یہ وضاحت موجود ہے کہ انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ قرآن کریم کے علاوہ احادیث مبارکہ میں بھی اس کی وضاحت کی گئی ہے

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ [26]

"اور تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے (بنے) تھے" پس اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ جس چیز سے انسان کی تخلیق ہوئی ہے تو اسے چاہیے کہ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے"۔

زمین سے ہر قسم کی ضرر رساں چیز ہٹانا:

جو شخص راستے سے کسی ایسی چیز کو ہٹاتا ہے جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے کا اندیشہ ہو تو اسلام نے اس کا یہ عمل اس کے لیے صدقہ قرار دیا ہے اور اس پر اس کے لیے اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔

رسول اللہ صلی علیم کا فرمان ہے:

يُمِيطُ الأَذَى ، عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ [27]

"راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔"

ایک اور حدیث میں ایسے عمل کو مغفرت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے:

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطريق فَأَخَرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغفَرَ لَه [28]

---

[25] صحیح مسلم، باب استعمال المسلک وانہ اطیب الطیب، رقم الحدیث: ۶۰۲۰

[26] الترمذی، سنن، ج۶، رقم الحدیث: ۳۹۵۶

[27] البخاری، الجامع الصحیح البخاری، باب اماطتہالاذی، رقم الحدیث: ۲۴

[28] البخاری، الجامع الصحیح البخاری، باب فضل التہجیری الی الظہر، رقم الحدیث: 652

"ایک شخص راستے پر چل رہا تھا تو اس نے وہاں کانٹے دار شاخ کو دیکھا پس اس نے اسے وہاں سے ہٹا لیا اور اس (عمل) پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا تو اللہ نے اس کی مغفرت فرمائی۔"

خلاصہ:

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے ہر ضرار رساں اور ایذا دینے والی چیز کو رفع کرنے اور ہٹانے کو ایمان کا جزو اور ثواب کا ذریعہ قرار دیا ہے۔
ان احادیث کے تناظر میں قابل غور بات یہ بھی ہے کہ جب ایک معمولی ٹہنی اور شاخ جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہو اور اس کے ہٹانے سے انسان کی مغفرت ہوتی ہے تو دور حاضر کی وہ غلاظتیں اور گندگیاں جو انسان کے لیے وقتی نقصان کا نہیں بلکہ طویل المدتی نقصانات اور خطرات کا باعث ہیں اور اس سے نہ صرف انسان بلکہ دوسرے جانداروں کو بھی خطرات لاحق ہیں اس کا تدارک کرنے اور اس کے نقصانات سے انسانوں اور دوسرے جانداروں کو محفوظ کرنے پر انسان کو کس قدر ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گی۔